© rasailojaraid.com

وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

حکم سے غالب آئیں گے۔ اللہ ان کے ساتھ ہے جو صبر کرنے والے ہیں۔

(۸ : ۶۵ ـ ۶۶)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جس کمزوری کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے کوئی جسمانی کمزوری نہیں بلکہ ایمان اور کردار کی کمزوری مراد ہے اور ایمان وکردار کی یہ کمزوریاں آنحضورؐ کے فیضِ تربیت اور فیضانِ نظر سے رفتہ رفتہ ہی ختم ہوئیں۔ لہٰذا اس بات کو مان لینے سے کہ غزوۂ احد میں مسلمانوں سے استقامت کی کمی اور ایک مخصوص رخ سے کردار کی کمزوری کا مظاہرہ ہوا اور جس کے باعث سامنے نظر آتی فتح ہزیمت میں تبدیل ہوگئی نہ تو عظمت صحابہ پر حرف اور نہ ہی اس کے اظہار سے اہانتِ صحابہ کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی تربیت کے لحاظ سے یہ مناسب سمجھا کہ اس کمزوری کے مظاہرہ پر مسلمانوں کو ہلکی سی ایک چوٹ دے دی جائے۔ تاکہ آئندہ کے لئے انھیں سبق ہو، ورنہ وہ قادر مطلق تو بہرحال اس پر قادر تھا کہ مسلمانوں کے اس غلط عمل کے باوجود مسلمانوں کا نقصان نہ ہونے دیتا اور ان ہی کو فتحیاب کرتا۔ چنانچہ میدانِ جنگ کی عملی تنبیہ کے بعد ان الفاظ میں مسلمانوں کا حوصلہ بڑھایا گیا:

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ج وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ

دل شکستہ اور غمگین نہ ہو۔ تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔ اس وقت تو تمھیں ضرور چوٹ لگی ہے لیکن اس سے پہلے ایسی ہی چوٹ تمھارے فریق مخالف کو بھی لگ چکی ہے[۱]۔ یہ تو زمانے کے

۱۔ جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے۔

[redacted]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شُهَدَآءَ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ نشیب و فراز ہیں جنھیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں....

(۳ : ۱۳۹ - ۱۴۰)

اور پھر زمانے نے شہادت دے دی کہ غزوۂ احد کے بعد کے دورِ نبوی میں دد معہد نبوی کے بعد بھی ایک عرصہ تک کبھی مسلمانوں کی طرف سے ایسی کمزوری ا مظاہرہ نہیں ہوا اور انھوں نے ہر ایسے موقعہ پہ صبر و استقلال اور دنیوی ال و منال سے بے رغبتی، ڈسپلن کی پابندی اور رفعتِ کردار کا ایسا شاندار مظاہرہ کیا کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

••

اعلان

قارئین کے لئے یہ اطلاع ضروری ہے کہ شدید گرانی کی وجہ سے بدل اشتراک میں معمولی سا اضافہ کیا جا رہا ہے۔

از راہِ کرم اب نئے سال کا بدل اشتراک ۴۵ روپے ارسال کریں۔

نوازش ہوگی

(ادارہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآنِ کریم غیروں کی نظر میں

محمد سعید الرحمٰن شمس مدیر نصرۃ الاسلام کشمیر

ہر انسان اپنی مستعار زندگی سے بھرپور فائدہ اٹھائے، خاطر خواہ لطف اندوز ہو اور حقیقت میں ایک کامیاب اور پرمسرت زندگی بسر کرے، یقیناً یہ سبھوں کا مشترکہ حق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آدمی اپنی زندگی میں لازوال خوشیاں اور حقیقی مسرت وشادمانی کس طرح حاصل کرے۔ جواب یہ ہے کہ جب اسے واقعی زندگی گذارنے، زندگی کو سنوارنے کا صحیح اور فطری طریقہ معلوم ہو جائے۔ انسانی زندگی کے حسین، دلکش اور خوبصورت خط وخال جس سے ظاہری و باطنی جمال میں نکھار پیدا ہو اور جس کی بدولت آدمی کی زندگی میں ایک غیر معمولی کشش اور جاذبیت پیدا ہو۔ اس کی پوری تفصیلات اور کامل ہدایات پیغامِ ربانی، صحیفۂ یزدانی، یعنی "قرآن مجید" میں موجود ہے۔ قرآن کریم منزل من اللہ، کلام اللہ، صحیفۂ مقدسہ، کتاب فطرت اور کتاب حکمت ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ "شفاء اللناس" اور "ذکرٌ للعالمین" ہے۔ اس کی حکمت لازوال، اس کا پیغام دائمی، ابدی اور عالمگیر ہے۔ آیئے اس تناظر میں غور فرمایئے۔ ان غیر مسلم اسکالرس (Scallers) مفکرین، دانشوروں اور علماء کے خیالات، تاثرات اور احساسات جنھوں نے بنظرِ غائر اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معروضی نقطۂ نظر سے قرآن کریم کا مطالعہ اور تحقیق کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ بلاشبہ قرآن کریم آسمانی کتاب اور پیغمبر اسلامؐ کا ایک زندہ جاوید علمی اعجاز ہے جو بہانگِ دہل پوری انسانیت کو دعوتِ فکر و عمل دے رہا ہے۔

مشہور مورخ و مفکر ایڈورڈ گبن قرآن مجید کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"قرآن مجید کو مسلمانوں کا ایک عام مذہبی، تمدنی، ملکی، تجارتی اور قومی قانون اور دیوانی اور فوجداری وغیرہ کا ضابطہ کہہ سکتے ہیں۔ وہ ہر ایک امر پر حاوی ہے۔ مذہبی عبادات سے لے کر رات دن کے کاروبار روحانی نجات سے لے کر صحت جسمانی، جماعت کے حقوق، حقوق افراد، اخلاق سے جرائم اور دنیوی سزا سے دینی سزا و آخر تک تمام احکام و قوانین قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اسی سبب سے قرآن اور بائیبل دو مختلف چیزیں ہیں۔ بائیبل میں دینیات کا کوئی قاعدہ اور ضابطہ نہیں ہے بلکہ اس میں قصص ہیں جن سے عبادات اور پرہیزگاری کے جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں۔ نہ قرآن اناجیل سے ملتا ہے کہ اس کو ہم صرف مذہبی رایوں اور افعال کی اصلاح ہی کا معیار قرار دیں، بلکہ بخلاف اس کے قرآن میں سیاسی اصول بھی موجود ہیں۔ انھیں اصول پر حکمت کی بنیاد پڑی۔ انھیں سے ملکی قوانین اخذ کیے جاتے ہیں اور روزمرہ کے جانی و مالی مقدمات کے فیصلے ہوتے رہتے ہیں۔"

جارج سیل کی شہادت:

"قرآن کریم بے شبہ عربی زبان کی بہترین اور مستند ترین کتاب ہے اور جیسا کہ راسخ الاعتقاد مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے اور خود یہ کتاب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انھیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ کسی انسان کا قلم ایسی معجزانہ کتاب نہیں لکھ سکتا۔ یہ ایک مستقل معجزہ ہے جو مُردوں کو زندہ کرنے کے معجزے سے بہت بلند پایہ ہے اور تنہا یہ صحیفہ دنیا کو اپنے آسمانی ہونے کا یقین دلانے کے لیۓ کافی ہے آنحضرت صلعم نے عرب کے نہایت فصیح اللسان ادباء کو ڈنکے کی چوٹ چیلنج دیا تھا کہ ان میں سے کوئی شخص ایک آیت ہی ایسی پیش کردے جو قرآن کریم کی آیت سے لگا کھا سکے، اس وقت ملک عرب میں ہزاروں فصحاء وبلغاء موجود تھے۔ عرب کے سب سے زیادہ فصیح و بلیغ شاعر لبید نے کعبہ پر اپنی نظم لٹکائی تھی جب اس کے پاس ہی قرآن کریم کی دوسری آیت لٹکائی گئی تو خود لبید شاعر (جو بُت پرست تھا) اس آیت کے ابتدائی الفاظ پڑھ کر انگشت بدنداں رہ گیا اور بے ساختہ تعریفی کلمات اس کی زبان سے نکل گئے، لبید فی الفور اس مذہب پر ایمان لایا جس کی تعلیم اس آیت کے الفاظ دہرا رہے تھے۔

قرآن پاک قریش کی زبان میں ہے جو جملہ اقوام عرب میں شریف ترین اور مہذب ترین قوم ہے۔ انتہا درجہ کی پاکیزہ اور لطیف زبان میں نازل کیا گیا ہے۔ وہ (قرآن شریف) فصیح ترین زبان کا نمونہ ہے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کوئی انسان اس کی مثال نہیں لا سکتا اور اسی واسطے اس کو ایک لازوال معجزہ قرار دیا ہے جو مردوں کو زندہ کردینے سے بڑھ کر ہے اور تمام دنیا کو اپنا ربّانی الاصل ہونے کا ثبوت دینے کو اکیلا کافی ہے۔ قرآن کا طرز تحریر عموماً خوش آئند اور رواں ہے بالخصوص اس جگہ جہاں پیغمبرانہ اشعار اور توریتی جملوں کو نقل کرتا ہے۔ وہ مختصر اور بعض مقامات پر مبہم ہے اور مشرقی ڈھنگ کے مطابق پرحیرت صنعتوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے مرصع اور روشن اور پرمعنی کلمات سے مزین ہے اور اکثر مقامات میں جہاں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اوصاف کا بیان آتا ہے نہایت عالی مرتبہ اور رفیع الشان ہے۔"

موسیو ڈمونیتسن آف فرانس کی شہادت :

"قرآن شریف کے مضامین سے جو برق کی طرح تڑپا دینے والے ہیں اس کتاب کے حسن کا جلوہ نظر آتا ہے اور مسٹر گوئٹے کا یہ قول بالکل صحیح ہے کہ جس قدر ہم اس کے قریب پہنچتے ہیں تو وہ اور زیادہ ہمیں اپنی طرف کھینچتی ہے اور بتدریج فریفتہ کر لیتی ہے پھر متعجب کرتی ہے اور آخر کار فرحت آمیز تحیر میں ڈال دیتی ہے اس لئے ہم بے اختیار اس عجیب وغریب کتاب کی ماہیت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔"

جان جاک آسو فلاسفر کی شہادت :

"بعض تھوڑی سی عربی سیکھ کر (جیسے ڈاکٹر منکانا وغیرہ) قرآن شریف کا معاذ اللہ تمسخر اڑاتے ہیں اور اگر اپنی خوش قسمتی سے کبھی ان کو یہ موقعہ حاصل ہوتا کہ آنحضرت صلعم اپنی فصیح زبان اور موثر لہجہ میں قرآن شریف کی کوئی سورۃ پڑھ رہے ہیں جس کا دلوں پر خاص اثر ہوتا ہے اور جب کسی آیت کے متعلق یہ احتمال ہوتا ہے کہ سامعین اس کے حقیقی مفہوم تک رسائی نہیں کر سکیں گے تو اپنی اعجازی قوت بیانیہ سے اس کی توضیح فرما دیتے ہیں تو یقیناً ہر شخص بے ساختہ سجدہ میں گر پڑتا اور سب سے پہلے اس کے منہ سے یہ آواز نکلتی کہ پیارے نبی، پیارے نبی، رسول خدا علیک الصلوٰۃ والسلام میرا ہاتھ پکڑ لیجئے اور مجھے اپنے پیروؤں میں شامل کرنے کی عزت اور افتخار سے مشرف کرنے میں دریغ نہ فرمائیے۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جے جے بول:

"تمام اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن کریم اپنی خوبیوں کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز کتاب ہے اور گذشتہ سالوں میں مَیں نے غور سے جو اس کا مطالعہ کیا ہے تو اس کی بلاغت الفاظ کی شان و شوکت اور روانی سے حیران رہ گیا ہوں۔"

مہاتما گاندھی کی شہادت:

"مجھے قرآن کو الٰہی کتاب تسلیم کرنے میں ذرہ بھر تامل نہیں ہے۔"

پادری ریورانڈ ارمیکسویل کی شہادت:

"میرا ایمان ہے کہ اگر الہام دنیا میں کوئی شی ہے اور الہام کا وجود ممکن ہے تو قرآن شریف ضرور الہامی کتاب ہے۔"

پنڈت چمپوپتی ایم اے کی شہادت:

"ان کے (آنحضرت صلعم) دل کی آواز قرآن کی آیات ہیں۔ حضرت کی اولوالعزمیوں کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے حضرت کی شعلہ بیانیوں سے ان کے زندہ پیغام کو اخذ کرنا ضروری ہے۔"

پرنسپل رام دیو ایم اے کی شہادت:

"قرآن کی بھاشا بہت سُندر ہے اس میں فصاحت و بلاغت بھری ہوئی ہے۔"

مزک مورخ جرمنی کی شہادت:

"قرآن کی عبارت کیسی فصیح و بلیغ اور مضامین کیسے عالی ولطیف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک امین ناصح نصیحت کر رہا ہے اور ایک فلسفی حکمت الہٰی بیان کر رہا ہے۔"

پروفیسر دوارکا داس کی شہادت :

"قرآن ایسا جامع اور روح افزا پیغام ہے کہ ہندو دھرم اور مسیحیت کی کتابیں اس کے مقابلہ میں بمشکل کوئی کتاب پیش کر سکتی ہیں۔"

میجر لیونارڈ کی شہادت :

"اگر کسی کتاب کی عظمت و تقدس کا اندازہ ان نتائج و اثرات سے کیا جائے جو وہ بہترین اور قابل ترین انسانی دماغوں پر نقش کرتی ہے تو یقیناً قرآن کریم کو دنیا کی بہترین و مقدس ترین کتابوں میں بلند و ممتاز جگہ ملے گی۔"

جرمن مشہور علامہ "گوئٹے" کی شہادت :

"جس قدر ہم اس کتاب کے قریب پہونچتے ہیں یعنی اس پر زیادہ غور کرتے ہیں وہ اسی قدر زیادہ دور کھنچی چلی جاتی ہے یعنی زیادہ اعلیٰ معلوم ہوتی ہے وہ بتدریج فریفتہ کرتی ہے پھر متعجب کرتی ہے، فرحت آمیز تحیر میں ڈال دیتی ہے اور آخر کار اپنا احترام کرا کے چھوڑتی ہے اس طرح یہ کتاب نظروں میں زبردست اثر ڈالتی ہے۔"

مسٹر ایڈگر النس کی شہادت :

"قرآن شریف اللہ کا کلام ہے، اس کے کلام ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ قرآن نے خود دعویٰ کیا ہے کہ مجھ جیسا کلام انسان سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ممکن نہیں اور واقعی اس وقت سے لے کر آج تک کوئی کلام قرآن جیسا بڑے بڑے شاعروں سے اور فصیح خطیبوں سے نہیں ادا ہوسکا۔ عرب کے بہت سے فصحاء اور نہایت باکمال شعراء قرآن کی اس تحدی اور چیلنج کو سُن کر اس پر ایمان لے آئیں۔ منجملہ شاعر لبید بھی ہے جس کی عمر کا بڑا حصہ جاہلیت میں گذرا اور اسلام میں بھی یہ ان سات شاعروں میں ہے جن کے قصیدے بے بدل مانے گئے اور ان قصیدوں کو کعبہ شریف میں لٹکایا گیا۔ جب عرب کے ایسے ایسے بڑے زبان داں اور شعراء کثیر تعداد میں قرآن کریم کو کلام الہٰی ماننے لگے تو یہ اس کے بے نظیر کلام الہٰی ہونے کا کافی ثبوت ہے اور جب وہ بے نظیر ثابت ہوگیا اور اتنے زمانہ تک جو ڈیڑھ ہزار سال کے لگ بھگ ہے کوئی اس جیسا کلام نہ لاسکا۔ تو قرآن شریف کے کلام الہٰی ہونے کا دعویٰ ثابت ہوگیا۔"

مسٹر کامس کارلائل کی شہادت:

"میرے نزدیک قرآن میں سچائی کا جوہر اس کے تمام معنیٰ میں موجود ہے جس کو اس نے وحشی نظر میں بیش بہا کر دیا تھا۔ سب سے آخر یہ کہا جاسکتا ہے یہ کتاب یعنی قرآن سب سے اول اور سب سے آخر جو محمد گیاں ہیں وہ اپنے اندر رکھتا ہے اور ہر قسم کے اوصاف کا بانی ہے بلکہ در اصل ہر قسم کے وصف کی بنا صرف اسی سے ہوسکتی ہے۔"

مسٹر ڈاسٹین کی شہادت:

"پس جب سنا میں نے قرآن کریم رمضان کے مہینے میں تو میں نے دیکھا کہ یہ کتاب فصاحتِ عظیم اور بلاغتِ رفیع اور اعجاز سے مملو اور وہ واقعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو کہ تصانیف میں دو جگہ میں مذکور ہے قرآن کی ایک دو آیتیں اس کو مکمل کر دیتی ہیں اور یہی وہ حد اعجاز ہے کہ جس کے مقابلہ میں طاقت بشری سے یہ بات خارج ہے کہ وہ ایک آیت بھی پیش کر سکے۔ قرآن شریف کی یہی دو آیتیں لے لیجئے "وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ الخ" اسی ہی واقعہ کو جو قرآن کی دو آیتوں میں مذکور ہے تورات کی دو فصلوں میں ذکر کیا گیا ہے۔"

مسٹر جان ڈیون پورٹ کی شہادت:

"منجملہ ان بہت سی اعلیٰ خوبیوں کے جو قرآن کے لئے واجب طور پر باعث فخر و ناز ہو سکتی ہیں۔ دو خوبیاں نہایت بیّن ہیں یعنی اول تو اس کا وہ مؤدبانہ اور ہیبت و رعب سے بھرا طرز بیان جو ہر ایک مقام پر جہاں خدا تعالیٰ کا ذکر یا اس کی ذات کی طرف اشارہ ہے اختیار کیا گیا ہے اور جس میں خداوند عالم کے ان جذبوں اور اخلاقی نقصوں سے منسوب نہیں کیا جو انسان میں پائے جاتے ہیں۔ دوسرے اس کا ان خیالات و الفاظ اور قصوں سے مبرّا ہونا جو فحش و خلاف اخلاق اور نا مہذب ہوں حالانکہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ یہ عیوب توریت وغیرہ کتب مقدسہ یہود میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ فی الحقیقت قرآن ان سخت عیوب سے مبرّا ہے کہ اس میں خفیف سے خفیف ترمیم کی بھی ضرورت نہیں اور اول سے آخر تک پڑھ جاؤ تو اس میں کوئی بھی ایسا لفظ نہ پاؤ گے جو پڑھنے والے چہرے پر شرم و حیا کے آثار پیدا کرے۔ قرآن میں ذات باری کی تعریف نہایت مشرّح اور صاف ہے اور جو مذہب اس نے اپنی ان خوبیوں کے ساتھ قائم کیا ہے، وہ وحدانیت الٰہی کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہایت پختہ اور شدید یقین ہے اور بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کو فلسفیانہ طور پر ایسا مسبب الاسباب مان لیا جائے جو اس عالم کو مقررہ قوانین پر چلا کر خود اسی شان وعظمت کے ساتھ الگ ہے کہ اس تک کوئی شئی نہیں پہنچ سکتی۔ قرآن کی رو سے وہ ہر وقت حاضر وناظر اور اس کی قدرت کاملہ ہمیشہ اس عالم میں عامل ومتصرف ہے۔ علاوہ ازیں اسلام ایسا مذہب ہے جس کے اصول میں کوئی امر متنازعہ فیہ نہیں اور چونکہ اس میں ایسا کوئی معمہ نہیں ہے جو سمجھ میں نہ آئے اور نہ زبردستی قبول کرنا پڑے۔ اس لئے وہ لوگوں کے خیالات کو ایک سیدھی سادی اور ایسی پرستش پر قائم رکھتا ہے جو تغیر پذیر نہیں ہے"

پاپولر انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے:

"قرآن کی زبان بلحاظ لغت عرب نہایت فصیح ہے۔ اس کی انشائی خوبیوں نے اسے اب تک بے مثل وبے نظیر ثابت کیا ہے۔ علاوہ ازیں احکام اس قدر مطابق عقل وحکمت واقع ہوئے ہیں کہ اگر انسان انھیں چشم بصیرت سے دیکھے تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لئے کفیل ہوسکتے ہیں"

اخبار نیر الیسٹ لندن ۱۹۲۲ء کا تبصرہ ہے:

"قرآن ایک محیر العقول اور معجز نما صحیفہ ہے"

جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۴۱ پر مرقوم ہے:

توریت وزبور انجیل ترے رَن ڈھٹے وید ۔ سہے قرآن کتاب کل جگ میں پروار

ترجمہ: تورات، زبور اور انجیل کو ہم نے بغور دیکھا اور ویدوں کو بھی۔ مگر دنیا کے لئے جو ہدایت کامل کا موجب بن سکتی ہے وہ قرآن شریف ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ساکھی سکھاں بھائی بالا نوشتہ شری گورو انگدجی صـــ۲۲۲ـــ کی عبارت ہے :

"تے سرف قرآن مے تے سیپارے تیں تس وچ بند نصیحتاں سن سن کر یقین

ترجمہ : عربی کے حروف تہجی تیئس ہیں اور قرآن شریف کے تیس سیپارے ہیں۔ قرآن شریف لا انتہا نصیحتوں کا مجموعہ ہے سنو اور یقین کرو اور ایمان لاؤ۔"

یا گرنتھ صـــ۸۶۳ـــ پر مرقوم ہے :

تپ منن پوجا ست سنجم جپ بدِ نکا ہے جیو نادہو دہو تلک چڑھا دیج دن سوچ ہنولی

کل پرمان کتیب قرآن ... پوتھی پنڈت رہے پوران ...

ترجمہ : پوجا پاٹ کام نہیں دے سکتا۔ چھوت چھات بھی بیکار ہے جنیو اشنان، ماتھے پہ تلک لگانا کچھ کام نہ آئے گا۔ اس زمانہ میں اگر کوئی کتاب کام آوے تو وہ قرآن ہے جس کے آگے پوتھی پران کچھ بھی نہیں ہے۔

رڈ گیلام (Alfred quillaume) جو لندن یونیورسٹی میں عربی کے تاد تھے، اپنی کتاب "Islam" میں قرآن حکیم پر اپنے خیالات کا اظہار تے ہوئے رقم طراز ہیں :

"The Quran is one of the world's classics which cannot be translated without grave loss It has a rhythem of peculiar beauty and a cadence that charms the ear. Many Christian Arabs speak of its style with warm admiration and most Arabists

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

acknowledge its excellence. When it is read aloud or recited. It has almost hypnotic effect."

یعنی قرآن کریم دنیا کے شستہ اور فصیح ترین نسخوں میں سے ہے جس کا ترجمہ صحیح مفہوم اور اسرار ورموز کھوئے بغیر نہیں کیا جا سکتا اس کی روانی میں عجیب اور نادر جمال ہے اس میں وہ لحن اور ترتیل ہے جو کانوں کو مسحور کرتی ہے۔ عرب کے بہت سے عیسائی بھی اس کے اسلوب بیان کی نہایت مدح سرائی کرتے ہیں اور عربی زبان کے بیشتر محقق اس کی فضیلت اور برتری کا اعتراف کرتے ہیں۔ جب قرآن کریم اونچی آواز میں یا ترتیل سے پڑھا جاتا ہے تو اس کا اثر مسحور کرنے والا ہوتا ہے۔

سنٹرل کلچرل اسلامک پریس کی طرف سے جو کتاب شائع کی گئی ہے اور جس کا نام Introduction to Islam ہے۔ اس کے صفحہ ۲۲ پر قرآن کریم کے تعلق سے مرقوم ہے:

"The Quran is addressed to all humanity. Without distinction of race, region or time, further it seeks to guide men in all walks of life. Spiritual, temporal, individual and collective. It contains directions for the conduct of the head of a state, as well as a simple commoner, of the rich as

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

well of the poor, for peace as well as for war, for spiritual culture as for commerce and material well being. The Quran seeks primarity to develop the personality of the individual."

یعنی قرآن کریم کا پیغام بلا امتیاز نسل، خطہ اور زبان ساری انسانیت کے لئے ہے اس کے علاوہ یہ انسان کو زندگی کے ہر شعبے میں خواہ وہ روحانی دنیوی، انفرادی یا مجموعی ہو، رہنمائی مہیا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں سربراہ مملکت اور ایک عام انسان، امیر اور غریب، امن اور جنگ، روحانی، تمدنی، تجارتی اور مادی فلاح و بہبود کے لئے ارشادات ہیں۔ قرآن مجید بنیادی طور پر فرد کی شخصیت کو ابھارنے کی کوشش کرتا ہے۔

آگے چل کر اسی صفحہ پر لکھا ہے:

"The Quran speaks of the best rules relating to social life, commerce, marriage inhertance, peral law, international law and so on; But the Quran is not a book in the ordinary sense; it is a collection of the words of god,

© rasailojaraid.com